اہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی احل البیع وحرم الربوا والصلوٰۃ والسلام علی الرسول
المصطفیٰ وعلی آلہ واصحابہ نجوم الہدیٰ بعد حمد و نعت کی سنا چاہیے
کہ بہتر طریق معیشت کا موجب حدیث شریف کی اپنی ہاتھ کی کمائی اور
بیع مبرور ہے یعنی وہ بیع جو بابت سانچے ہو کر اس زمانہ کی اکثر لوگ
اپنی ہاتھ کی کمائی تو کم کرتی ہیں اور تجارت وغیرہ کیا کرتی ہیں لیکن
معاملات بیع و شرا میں بعض امور نامشروع ملا کر معاملہ کو فاسد کرتی
ہیں لہذا لکھنا مسائل بیع و شرا کا مسلمانوں کی نفع کی لیے ضروری

جانکر

چونکہ یہ رسالہ کہ تاریخی نام اسکا نافع جدید ہے ۱۲۹۲ ہجری میں لکھا گیا و [illegible]
مسائل فضائل کسب حلال اور برائیاں کسب حرام کی شرح کی گئیں
اور اکثر روایتیں اس رسالہ کی ہدایہ اور رد مختار و عالمگیری سی
نقل ہیں و المؤلف الحقیر محمد احسن الصدیقی النانوتوی عفی اللہ لہ
و لوالدیہ و احبابہ و اکابرہ ناظرین سے یہی توقع ہے کہ دعاء خیر کی
محروم نرکھیں کہ غرض اصلی یہی ہے

قال اللہ تعالی یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات و اعملوا صالحا ہ
یعنی ای رسولو کھاؤ پاک چیزیں اور اچھے کام کرو پاک چیز سے
غرض مال حلال ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ جیسا حلال
کھانیکا حکم اللہ پاک نے اپنے رسولونکو فرمایا ویسا ہی مومنونکو
ارشاد کیا کہ یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم یعنی

اے ایمان والو ہماری دی ہوئی روزی میں سے مال حلال
کھاؤ اس آیت سے اور بھی ایک دوسری حدیث کی روایت سے
جو مشکوۃ میں ہے طلب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ یعنی طلب حلال
فرض ہے بعد ایمان کے دریافت ہوتا ہے کہ حلال کا طلب کرنا سب
مسلمانوں پر فرض ہے ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے
کہ جو میں مانگوں خدا قبول کرے آپ نے فرمایا کہ حلال کھانا کھایا
کرو تا کہ تیری دعا قبول ہو اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا
جو حلال ڈھونڈے اس واسطے کہ سوال نہ کرے اور اپنے گھر کی خبر لے
اور اپنے ہمسایہ پر شفقت کرے تو قیامت کے دن خدا کے سامنے
آوے گا اس طرح کہ اس کا منہ چودھویں رات کا سا چاند ہوگا اور
فرمایا کہ جو کوئی حلال کمائی سے تھک کر رات کو گھر میں آوے

تو وہ

[illegible]

تو وہ سود کا گناہ بخشا ہوا اور حاجی کا اسطرح کہ حدیث میں آئی
ہی اور فرمایا کہ عبادت کی دس حصے ہیں نو حصہ انہیں میں حلال کا
ڈھونڈنا ہی سو بیان اسکے چند ہیں قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنو
لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل یعنی ای ایمان والو مت کھاؤ تم ایک
دوسری کا مال بوجہ ناجائز ہی اس آیت سے سمجھی وجہیں
کہ شرعاً ناجائز ہیں سب سے مال کھانیکی حرمت ثابت ہی مثل
چوری اور غصب اور جوا اور رشوت اور خیانت وغیرہ مکر کی
کہ سب کی حرام ہیں آور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص کا گوشت حرام سے پیدا ہوا ہو تو آگ اسکو زیادہ لائق ہی
اور فرمایا کہ جو آدمی جان بوجھ کر ایک درم سود لیتا ہی تو چھتیس
زنا سی زیادہ اسکا گناہ ہوگا اور فرمایا سود کی گناہ کے

ـــ بڑی باتیں سب سے بلکہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زنا کرے اور ایک
روایت میں ہے کہ مال حرام سے کھانا اور صدقہ دینا اور اسکو
چھوڑ جانا سب دوزخ کا توشہ ہوتا ہے یعنی دوزخ میں پہونچاتی
اور فرمایا کہ آدمی سفر کرتا ہے اور پراگندہ مو غبار آلودہ ہوتا
کی طرف ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگتا ہے کہ الٰہی [illegible] اور
کھانا اور پینا اور لباس سب حرام کا ہوتا ہے تو کسطرح اسکی دعا قبول ہو
اور فرمایا جو کوئی دس درم کو کپڑا مول لے اور اوس میں سے ایک
درم حرام کا ہو تو جب تک وہ کپڑا اسکے بدن پر رہیگا نماز اوسکی
قبول نہوگی اور فرمایا جو کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا کہ مال
کہانسے حاصل کرتا ہے تو خدا اس بات سے پروا نکریگا کہ اسکو کس
راہ سے دوزخ میں ڈالے۔ اصل [illegible] جاننا چاہیے

ہو اور موجود ہو معدوم اور مجہول نہو جیسا کہ آج کل معمول ہی کہ
قبل طبع کتاب بہ اشتہار دیکر لوگوں سے دام لیتے ہیں تو اس طرح کی بیع
کتاب کی نہونے کی جہت سے درست نہیں ہوتی اور یہ بھی ضرور
کہ بائع اور خریدار تمیزدار ہوں اور مول بھی گول مول نہو اور
الفاظ عقد بیع کی ایسے ہوں جنسے معلوم ہو کہ معاملہ ہوا ہی مثلاً
بیچنے والا کہے کہ میں نے یہ چیز اتنے کو بیچی اور خریدار کہے کہ میں نے
خریدی اور اگر وہ کہے کہ میں بیچونگا تو اس لفظ سے بیع نہوگی
اور یہ نہیں ہوسکتا کہ بائع تو کچھ مول بیان کرے اور خریدار
اسمیں سے تہوڑا قبول کرے یا مشتری نے ساری چیز کا کچھ مول
کہا اور بائع نے تہوڑی سی چیز میں قبول کیا جب ایجاب و قبول
ہو جاوے تو بیع لازم ہو جاتی ہی اور پھر اختیار نہیں رہتا مگر

[illegible]

بیچنی کا گھر دو حال مین یا تو کوئی عیب اس چیز مین نکل آوی یا

کی پہلی سے اس چیز کو دیکھا نہو ان دونون کا بیان آگی لکھا جاتا

مسئلہ جو چیزین کہ سامنی بیچنی ہون انکی بیچنی کی درستی فقط اشارہ

کافی ہی کیونکہ اشارہ کی کچھ بیسی تکرار اہل معاملہ کا دفع ہو سکتا ہی

مسئلہ مول کی ادا کرنی کی درستی اگر مدت معلوم مقرر کیجاوی

تو درست ہی مسئلہ جو شہر مین چلن بہت سی روپیون یا سون

کا اور سب یکسان رایج ہون اور خریداری معاملہ کی وقت کچھ

نکہا کہ کونسی روپی یا کونسی پیسی دونگا تو اس طرح کی بیع جائز

اور اگر بعض روپی یا پیسی تو بہت چلتی ہون اور بعضی کا رواج

کم ہووی تو اس صورت مین جو روپیہ یا پیسا زیادہ چلتا ہی وہی

مراد ہوگا مسئلہ بایع نی اپنی چیز مین کوئی وصف بتایا تہا اور مشتری

نہیں دیا یا مثلاً کہا کہ بکری دس سیر دودھ کی ہی اور وہ دو سیر
دودھ کی نکلی تو مشتری کو یہ اختیار نہیں کہ اسکی دام کم دیوے ہاں
یہہ اختیار ہی کہ چاہی دونوں ہی کو لی لے اور چاہی پھیر دی اور اگر
مشتری کی پاس اس چیز میں سوا بائع بتائی ہوئی وصف کی
کوئی اور وصف زاید نکل آیا مثلاً کہا تھا کہ یہ گھوڑا بیس کوس
روز چلتا ہی اور وہ ایسا نکل آیا کہ چالیس کوس روز چلتا ہی تو
بائع کو کچھ اختیار نہیں کہ اپنی چیز پھیر لی یا اس سی زیادہ دام لی
مسئلہ گھر کی بیع میں شہتیر عملہ اور زمین کی بیع میں درخت داخل
ہی اگرچہ بائع کچھ ذکر نکری اسواسطی کہ ایسی چیزیں اوسکی
واسطی ہیں بنی ہوتیں لیکن اگر وہ عملہ یا درخت کسی اور کی ہوں
یا بائع نی اونکو بیع سی صراحتہ خارج کر دیا تو داخل نہیں ہو سکتی اور مثلاً

زمین کی بیع مین کھیتی اور درخت کی بیع مین ساتھ پھل [illegible] نام لی
داخل نہین ہوتا جو پھل درخت پر ہو سو بائع کا ہی تو بیع [illegible]
مگر مشتری کو چاہیے کہ اسی وقت پھلون کو توڑ لی اور اگر یہ مین
یہ شرط لگی کہ ہم چند روز پھل درخت پر رہنے دینگی تو ڑینگی تو بیع
ناجائز ہی اور اگر سارے پھلون کو مول لیا اور کچھ تو درخت پر
نمود ہوگی ہین اور کچھ ابھی تک نہین نکلی تو بھی بیع ناجائز ہی
اور اگر مشتری نی جتنی پھل درخت پر تھی مول لی اور ابھی اسکو قبضہ
نہین کیا تہا کہ اسمین اور لگ آئی تب بھی بیع ناجائز ہوگی
ان دنومین اس طرح کی بیع اکثر رائج ہی کہ جب انار وغیرہ اور
درختون پر مثلاً آم اور خربزہ وغیرہ جب پہل اشروع ہوتا ہی
جبھی سی بیع کرنا شروع کر دیتی ہین یا ابھی چھوٹی پھل مول

۱۲

لیتی ہیں کہ بعد بیع کی یقیناً اور پھل درختوں پر لگ آتی ہیں لیکن اسی
بات کی واسطے اپنے مال کو مثلی کر دیتی ہیں اسواسطے چاہیے کہ
جبتک ساری پھل نمود نہو لیا کریں تب تک اسکی بیع و شرا
نکیا کریں اور جب پہلونکو مول لی تو پھر درختوں پر چہوڑ رکھنی دو
حیلی ہیں اول تو یہہ درختوں کو پہلوں سمیت مول لیں اور بعد
تمام ہونی پہلوں کی درختوں کو بائع کو دیدیں یا یہہ کہ درختوں کو
پہلوں سمیت مول لیں اور بعد تمام ہونی پہلوں کے درختوں کو
بائع سے بعد بیع کی اجازت لی لیں مگر بیع سے پہلے شرط نکریں
ان دونو صورتوں میں البتہ پھل جسقدر ہوینگی سو اسکو مباح ہونگی
اسی طرح اگر کوئی کسی زمین کی کچی تر خودرو کہلاتی ہیں یا بند
گہاس مول لی تو اسکو بھی اجازت لینی بائع سے ضروری ہے ورنہ

ورنہ بعد بیع کی جسقدر بڑہینگی اسکو درست ہونگی اور یہ بھی یاد رہی
کہ اگر مشتری نے اسی طرح سے کوئی چیز مول لی ہے مثلاً آم اسی
طرح لی تھی کہ انکی بیع شرعاً فاسد ہی اور بعد پکنے کے درختوں
ناپختہ تو اور لوگوں کو خریدنا انکا درست ہوگا کیونکہ بیع فاسد میں
قبضہ کرنے سے چیز مشتری کی ملک ہو جاتی ہی بس اس نظر سے
مالکانہ مشتری کی درست ہیں [illegible] بیچنی والوں کو چاہی کہ ان
چار باتوں کا خیال رکہیں کہ آداب بیع سے ہیں خوب لحاظ رکہیں اول یہ
چیز کی تعریف حد سے زیادہ نکریں اور اوسپر جہوٹی قسمیں جیسا کہ
رواج ہی نکہاوین دوسری یہ کہ جو عیب چیز میں ہو وہ لینی
والی سے کہدیں دہوکا دینا بہت برا ہی حدیث شریف میں ہے
کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی پاس گئی کہ

[illegible]

گیہوں بیچتا تھا آپ نے ہاتھ گیہوں کی اندر ڈالا تو اندر سے بھیگا ہوا
معلوم ہوا آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے اس نے عرض کیا کہ ان پر بارش
پڑ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ تو نے بھیگے ہوئے کو اوپر کیوں نکر دیا جو
ہمکو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں تیسری یہ کہ وزن میں جب بولے
دے کچہ بات ڈنڈی کا ہیر پھیر نکرے کیونکہ کلام مجید میں یہ مضمون وارد ہے
کہ ہلاکی ہے کم تولنے والوں کو جو اپنا مال کم دیں اور غیروں سے پورا لیں
چوتھی یہ کہ بھاؤ میں کچہ فریب نکرے اور نرخ بازار کو اپنی نفع کی
واسطے نہ چھپاوے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکا ہے مسئلہ
نقد کی عوض میں کم کو دینا اور ادھار کی عوض میں زیادہ کو
بیچنا درست ہے مسائل چہار شرط کی یعنی جانکر لینی دینی سے
اگر بیچنے والا یا خریدنے والا معاملہ کی وقت یوں کہدے کہ ہمکو انکا

اسکا یہ ہے کہ تین دن کا یا اس سی کم کا اختیار ہی تو اس اختیار کو
شرع میں خیار شرط کہتی ہیں کیونکہ مشروط کرتی ہیں اسکی بیع میں یہہ اختیار
لیتا ہی اور یہہ درست ہی اگر اسکی مدت تین دن یا اس سی کم ہو
اور صاحبین کی نزدیک تین دن سی زیادہ بہی درست ہی پہر جو بائع
نی کہدیا تہا کہ ہمکو تین دن تک اختیار ہی اور مشتری اس چیز کو اپنی
گہر لیگیا تو ابہی یہہ چیز بیچنی والیکی ہی اگر مشتری کی پاس سی
جاتی رہیگی تو اسکو اس چیز کی قیمت جو کچہ بازار کی بہاو سی ہو
دینی پڑیگی اور جتنی کو ٹہرالایا تہا وہ نہیں ہوگی اور اگر مشتری
نی خیار کیا اور چیز لی آیا اور جاتی رہی تو جتنی کو اس چیز کا مول ٹہرا
لایا تہا وہی دینا پڑیگا بازار کا بہاو نلیا جاویگا   خیار والا
اگر دوسری شخص کی بی جانی ہوی معاملہ کو نباہ کردی یا درست کر

مثلاً مشتری نی خیار لیا تھا اور ایک دن کی بعد ابھی گھر میں لیدیا
یعنی قبضہ میں لی لی تو جائز نہیں مگر توڑنا معاملہ کا بی جبر دوسری کی درست
نہیں مثلاً بائع نی خیار لیا اور دو روز کی بعد ابھی گھر میں لیدیا کہ
ہم نہ بیچینگی اور اسکی خبر مشتری کو نہ ہوئی یہانتک کہ خیار کی
مدت کی تین دن گذر گئی تو اب بیع کامل ہو گئی اور بائع کو اختیار
نہیں کہ جبر بیع لی — خیار والی کی مرنیسی خیار جاتا رہتا ہی وارث
کو نہیں پہنچتا مثلاً زید نی خیار لیا تھا کہ تین دن میں اس معاملہ کو
بحال رکھینگی اور وہ ایک دن کی بعد مر گیا تو زید کی بیٹی یا اور کسی وارث
کو یہ اختیار نہیں کہ اس معاملہ کو فسخ کردیں بلکہ اگر زید مشتری تھا
تو قیمت جبر کی اوسکی ترکہ سی دلوائی جاویگی اور اگر بائع تھا تو جبر کا
مول اسکا ترکہ کو دینا جاویگا — ایک شخص نی ایک گھر مول لیا اور اسمیں

میں خیار کیا مدت خیار میں اس گھر کی بابت گاہک ملنے لگا اور بھی
مشتری نے دعوی شفعہ کا کر کے اسکو بیچ لیا تو بیع ... کی بیع بھی
کامل ہو گی اور مشتری کا خیار جاتا رہا کیونکہ دعوی شفعہ کا اسی کے
سبب کیا تھا تو معلوم ہوا کہ اسکی مالک ہونے پر راضی ہو گیا
خیار شرط والے کی ہوئی چیز میں اب تصرف کرنے سے جو اسی پر ہی
کیا کرتے ہیں جاتا رہتا ہے مگر جب یاد رہے کہ وہ تصرف ضرورت اور
اس چیز کی امتحان کو نہ ہوا ہو مثلاً اگر گھوڑا خریدا اور اسی
چیز کو ایک دو بار دوڑایا یا پانی پلانے لے گیا تو ایسے میں خیار
نہیں جاتا کیونکہ دوڑانا امتحان کی واسطے ہی اور پانی پلانا
ضرورت کی لیے ہاں اگر اپنے کسی کام کو اس گھوڑے پر چڑھ کر گیا
تو خیار جاتا رہیگا اور جب مشتری کی تصرف سے اس چیز میں عیب آ جاوے

تب ہی خیار جاتا رہتا ہی مثلاً ایک کتاب کا مول چکا کر خیار کر کی گھر
لایا اور اسپر تیل گر پڑا کوی ورق پھٹ گیا تو اب پھیر نہیں سکتا
خواہ نخواہ لینی پڑیگی یا اسکی نقصان کا عوض مالک کو دینا ہوگا

[illegible] جو شخص نی بن دیکھی ہوی چیز مول لے
تو بیع درست ہی مگر اس شخص کو دیکھنی کے بعد اختیار ہی چاہی [illegible]
ہی کو لی لی جو مول آپسمین ٹہر چکا ہی خواہ پھیر دی اسکو خیار رویت
کہتی ہیں اسلئی کہ رویت یعنی دیکھنی کے بعد یہ اختیار ملتا ہی
اور اگر بیچنی والی نی اپنی چیز جسکو دیکھا نہ تھا بیچ دی تو اسکو دیکھنی کے
بعد اختیار نہیں کہ مشتری سی واپس کر لی مثلاً زید کا باپ کلکتہ
مین مرگیا اور اسکا ترکہ زید کو پہنچا جو دلی مین ہی اور زید نی اپنی
باپ کا وہ ترکہ عمرو کی ہاتھ پانسو روپیہ کو بیچا اور پھر جو اسکی

کذا فی الهدایة والدر المختار ـ مسئلہ اندھا اگر کوئی چیز لی تو اسکو بھی خیار
ثابت ہوتا ہی اور جو چیزیں کہ ٹٹولنی یا سونگھنی یا چکھنی سی معلوم ہوسکتی
ہیں تو اندھی کی ٹٹولنی وغیرہ سی ان چیزوں میں خیار باطل ہوجاویگا
مسئلہ مشتری مرجاوی تو خیار رویت وارثوں کو نہیں ہوسکتا یعنی
وارث کو اختیار نہیں کہ بائع سی کہیں کہ ہمنی یہ چیز دیکھی نہ تھی یا ہمارے
وارث نی اوسکو نہ دیکھا تھا ہم اسکو پھیر لو ـ مسئلہ اگر شخص نی کپڑا
ایک خرید کر دیکھ لیا تھا اور بعد مدت اسکو خریدا اب اگر وہ چیز ویسی
ہی تھی جیسی پہلی دیکھی تھی تو خیار رویت باقی نہیں رہیگا اور اگر اسمیں
کچھ فرق ہوگیا ہی تو البتہ خیار ثابت ہی [illegible] بن دیکھی چیز کے
بیچنی یا خریدنی میں یہ شرط ہی کہ اوسکی طرف یا اوسکی جگہ کی طرف اشارہ
کر دین کہ بیع کی صحت کی واسطی اسقدر اشارہ کافی ہی اور بدون

اور بدون اشارہ بیع درست نہیں سوالی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے
خاص خیار رویت میں وقت کی قید نہیں اگر بعد دیکھنے کی کوئی قول
یا فعل مشتری کا ایسا پایا جاوے کہ جس سے خیار جاتا ہے اور پہلے کہ
معاملہ کی پائی جاوے تو پھر دونوں کا خیار رویت رہ سکتا ہے
[illegible] جس وقت خریدنی والی کو
خریدی ہوئی چیز میں کوئی عیب معلوم ہو تو اسکو اختیار ہے چاہے اسکو
رکھے چاہے پھیر دے مگر یہ اختیار نہیں کہ بے رضا بائع کے مول کم دیوے
مسئلہ [illegible] روپیہ کو مول لی اور وہ ناقص نکلی تو چاہے رکھے
چاہے پھیر دے یہ نہیں کہ [illegible] کہ بائع تو [illegible] روپیہ دی اور ایک
روپیہ [illegible] لی اسکی رضا کی نقصان کی عوض کاٹ لی عیب اسکو کہتے ہیں کہ
جو سودا کرون اور معاملہ کرنیوالوں کی نزدیک جس کی قیمت گھٹا وے

دام پھیرنے میں اور نتی دام پھیرا دیکی باقی دام بائع سے پھیر لی
مسئلہ اگر اناج خرید اور اوس میں آدھا اچھا ہی اور آدھا برا تو
جا ہی سب لی لی بابت کا سب واپس کری مسئلہ کسی شخص نے کوئی
سواری کا جانور مول لیا اور وہ عیب دار ہی مگر یہ اسپر چڑھ کر
کسی اپنی کام کو گیا تو یہ اس بات کی علامت ہی کہ وہ عیب پر راضی
ہو گیا تو اب پھیر نیکی کا نا ان اگر واپس کرنے کی واسطی یا اسکی
کہاں خریدا یکی واسطی یا پانی پلانی کو یا امتحان کو سوار ہوا
تو رضامندی کی علامت نہیں مسئلہ بائع نی کہدیا کہ کسی طرح کا عیب
اس چیز میں نکلی میں نہیں پھیرونگا اور مشتری نے کہدیا کہ کسی طرح
کا عیب اس چیز میں نکلی میں نہیں پھیرونگا اور مشتری نے اسبات کو
منظور کر لیا تو اب جو عیب چیز میں نکلی کا مشتری اس کو نہیں پھیر سکتا

نہیں سکتی کیونکہ بائع بری الذمہ ہو چکا ہے

مبادلہ کی چیزوں میں سے اگر دونو یا ایک ان دو میں سے باسی یا [illegible]

تو بیع باطل ہوگی مثلاً کسی مردار کو بعوض جانور کے یا کسی آزاد

شخص کو بکری کی بجائے تو بیع باطل ہوگی ایسا ہی اگر شراب

یا سور کو بیچنا تو بیع ناجائز ہے مسئلہ شراب کا بیچنا مسلمان کو جائز

نہیں اگر اسکی بابت کسی طرح آجاوے تو باستثنا یا گرا دے

بیچنا ایسی کی چیز کا مسلمانوں کے ہاتھ ناجائز ہے — جس چیز

کی حوالگی کر دینی پہ قادر نہیں اس چیز کو بیچنا درست نہیں مثلاً

مچھلی کا بیع شکار سے پہلے اور اڑتی جانور کو بیچنا اور بیع حمل کے

یعنی اس بچے کی جو جانور کے پیٹ میں ہے اور بیچنا دودھ کا تھنوں میں

اور علی ہذا القیاس مسئلہ تالاب کی مچھلیوں کا بیچنا درست نہیں

[illegible]

[illegible]

(۱۲)

کی بکا لین جس چیز میں کہ اسکی بدبو جاتی رہی ہو وہ سب جاری رکھی
اسکا استعمال اور بیچنا درست ہو جاتا ہی [illegible] اکثر لوگ جو شہر کی
سوداگر ہیں انکو چاہیے کہ مردار کی چربی بھی نہ لیا کریں
نہ بیچا کریں اور نہ اسکی نفع کی واسطے اپنی ساری مال کو مشکوک
کریں اور ذبح کئی ہوئی جانور کی چربی خواہ کچی ہوں یا پکی
انکی بیچنی میں کچھ مضائقہ نہیں کسی چیز کو برتن سمیت تول کر مول
لیا اور یہ شرط کی کہ برتن کی عوض وزن میں مثلاً اتنا ڈھکی تو بیع درست
نہ ہوگی ہاں اگر برتن کو جدا گانہ تول کر اس وزن کی مقدار جنس
میں سے مجرا کیا جاوی تو درست ہوگی [illegible] کپڑا مول لیا اس
شرط پر کہ بائع اسکو سینی دیوی یا جوتا لیا اور شرط کی کہ بائع
نعل لگوا دیوی یا گھر بیچا اس شرط پر کہ ہم اسمیں ایک مہینہ رہیں گی

یا ایسی شرطا کی کہ خریدار مجکو کچھ قرض دیوی یا کچھ تحفہ و نذر دیوی تو
اس طرح کی باتون اور شرطون سے معاملہ فاسد ہو جاتا ہی یہ بات
بہت کام کی ہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے اس بیع کی مدت مجہول
رکھنے سے بھی بیع فاسد ہو جاتی ہی [illegible] حکم بیع فاسد کا یہ ہی
کہ بکی ہوئی چیز کو اگر بائع کی اجازت سے مشتری اپنی گھر لی آیا
تو قبضہ کرنے سے اس چیز کا مالک ہو جاتا ہی مگر جو دام بائع سے ٹھہری
تھی وہ نہین دینی پڑینگی بلکہ بازار کا مول جو اسی قدر ہو کہ
یا اس سی کچھ کم زیادہ ہو دینا ہوگا مسئلہ کردہ کسی سے کسی کی چیز
چکائی ہوئی کو لینا مثلاً ایک شخص نے کوئی چیز [illegible] مول کو
چکائی اور بائع اس پر راضی ہو گیا بس کوئی دوسرا خریدار
آیا اور اوسنے اوسی قدر دام یا اس سی کچھ زیادہ دینی کا کہا

[illegible]

اور حاجت کی وقت بجہ لانی میں کچھ قباحت نہیں ۔ جمعہ کی

اذان کی وقت سی نماز ہونی تک خرید و فروخت مکروہ ہی

۔ مٹی کی کھلونی جو جاندار کی صورت کی نہ ہوں انکو بیچنی

بیچنا لینا اور کھلی مول لینی درست نہیں اور مٹھائی کی کھلونی

سی رکھنی کی واسطی لینی جائز نہیں ہاں انکو توڑ کر کھانی کی واسطی

لینا کچھ مضائقہ نہیں ۔ بشرطیکہ کچھ تعین دوالی کھیل وغیرہ کا نہو

سانپ بچھو اور گوہ اور سیہ وغیرہ جانوروں کی خرید میں نہیں

رہتی ہیں بیع درست نہیں مگر شکاری جانوروں کی بیع نسل چلنی

اور کتی وغیرہ کی درست ہی ۔ دریای جانوروں میں سی مچھلی

سوا مینڈک کیکڑی وغیرہ کی بیع درست نہیں ۔ آدمی کی

پاخانہ کی بیع مکروہ ہی اور اگر مٹی وغیرہ میں ملا ہوا ہو تو صحیح

[illegible]

اس طرح کہ مٹی زیادہ ہو گی ہو تو جائز اور ایسا ہی جائز ہے جیسا
گوبر اور پانی کا اور روٹی پکانا آگ میں مگر بہتر یہی ہے کہ آگ کو
چھو کر پھر نہ دھونا اور آگ میں ڈالنا درست نہیں — قرآن
شریف اور کتب حدیث کو کفار کے ہاتھ بیچنا مکروہ ہے —
ہتھیار و گھوڑا بیچنا کفار کے ہاتھ جبکہ مسلمانوں سے نہ لڑتے ہوں
جائز ہے — مسئلہ کوئی مسلمان جو لباس حرام کا عادی ہو مثلاً کوئی
مرد کلابتون یا کمخواب پہنتا ہو یا اشیاء حرام کھاتا ہو مثل افیون
اور بھنگ اور عرق کے تو اس لباس و اس چیز کا بیچنا اسکے ہاتھ
مکروہ ہے مسئلہ اگر مہاجن کو روپیہ قرض دے کر یا اس غرض سے کہ
جاری یا اس طرح ہو جاوے گا اور شرط کی کہ ہم اتنی روز تک
تم سے غلہ کی جنس یا اشیا جیسی لیا کرینگے تو یہ طور درست نہیں ہے

اگر قصاب کو روپیہ قرض دے اور شرط کرے کہ اتنے کا گوشت
روز یا متفرق لیا کرینگے تب بھی درست نہیں ہاں گوشت یا کوئی
جنس روزمرہ قرض لیکر اسکا روپیہ انشاء اللہ ادا کرنا بلا شرط
روپیہ دینا یا پہلے شرط کرنی اور پیچھے قرض دینا مثلاً دو دن
پہلے کہا کہ ہم تمکو ایک روپیہ دینگے اور اتنی جنس لیا کرینگے اور پیچھے
ان لیا بعد دو روز کے روپیہ اسکی حوالہ کیا تو درست ہے و نیز
ہنڈاون دینا حرام ہے اور ہنڈوی کرانا بھی ہنڈاون کے
مکروہ ہے چونکہ اس زمانہ میں حاجت ہنڈوی کی اور ہنڈاون
دینے کی پڑتی ہے اور کم لوگ ہیں جو اس سے بچتے ہیں اسلئے
طور مباح اور حیلہ شرعی لکھدیا جاتا ہے تاکہ ہنڈاون دینے میں
شرعاً حرمت نہو وہ یہ ہے کہ روپیہ پر جتنا ہنڈاون ٹھہرے

مسئلہ ہنڈوی

اور مشتری اس معاملہ سے نادم ہے اور واپس لیا چاہتا ہے تو چاہیے کہ
کہ اپنی چیز پھیر لے اور دام مشتری کی حوالے کرے کیونکہ ایک حدیث
میں آیا ہے کہ جو کوئی ایسے معاملہ کو واپس کریگا خدا تعالیٰ اسکے گناہ
قیامت میں معاف کریگا ۔ اگر بائع اور مشتری کی پہلی مول سے کچھ
کم یا زیادہ پر پھیرا چاہا تو زیادتی یا کمی کی شرط باطل ہے وہی ثمن ہے
دام بائع کو پھیرنے ہونگے جو پہلے ٹھہرے تھے اور بائع کے پاس سے
اگر مول خرچ ہو گیا ہو تب بھی پھیر سکتا ہے کیونکہ ان روپیوں
پیسوں کی جگہ اور دے سکتا ہے مگر مشتری کے پاس اگر خرچ کی ہوئی
جاتی رہی تب اقالہ نہیں کر سکتا ہاں اگر کچھ جاتی رہی اور کچھ
باقی ہے تو باقی پھیر سکتا ہے اور اسی کے موافق دام بھی واپس لے سکتا ہے

۳۸

اگر کوئی شخص کوئی چیز خریدے اور اسکو دوسرے شخص کے ہاتھ دام کم
دام ہی دام لے اسکو تولیہ کہتے ہیں اور کچھ نفع لیکر بیچے تو مرابحت کہتے ہیں
اور گھٹی لیکر بیچے تو مواضعت نام ہے اور یہ تینوں طرح بیچنا
درست ہے مگر شرط یہ ہے کہ اصلی مول کو صحیح بیان کرے اگر دوسرے
خریدار کو معلوم ہو کہ پہلے خریدار نے کچھ بھی خیانت کی تو اسکو اختیار ہے
چاہے خرید لے چاہے پھیر دے مثلاً پہلے مشتری نے کہا کہ میں یہ گھوڑا اتنے روپیہ کو
لیا ہے اور زیادہ ہاتھ دام کے دام یا اتنی نفع پر یا نقصان پر بیچتا
ہوں اور بعد خریدنے کے مشتری ثانی کو معلوم ہوا کہ اتنے کو خرید
نہیں لیا کچھ کم کو لیا تھا اس صورت میں اسکو اختیار ہے پھیر سکتا ہے
اگر کوئی چیز مول لی اور اسمیں کچھ اور بھی اپنی خرچ کیا تو بیچتے وقت
اس خرچ کو مول کے ساتھ ملا لیوے اور دوسرے خریدار سے کہے

اسکا نام یہ ہی کہ ایک آدمی کچہ روپیہ یا کوئی اور مال دوسرے شخص کو
دیوے اور کہے کہ اسکے بدلے میں فلانی چیز اتنے دنوں کے بعد دینا
سو مال پہلے دیا ہی اسکو راس المال کہتے ہیں اور جو چیز لینی ٹھہری
اسکو مسلم فیہ بولتے ہیں اور سلم کو ایسے چیزوں میں درست ہی جو یا تو
باٹ تولی یا شمار کرتی ہیں اور بیان صفت سے معین ہوسکیں اور نہی
اور ناپ ہی سے جاتی ہیں جیسے گیہوں چنا کوئی اور غلہ یا اخروٹ
اور انجیر اور اینٹ وغیرہ مگر سونے اور چاندی میں سلم درست نہیں
مثلاً کوئی سو روپیہ کسی کو دے اور کہے کہ ہم اسکے چہہ اشرفیاں
چار مہینے کے بعد تم سے لینگے تو یہ سلم درست نہوگی اور حیوان
میں بھی سلم درست نہیں اور نہ اسکے ہاتہہ یا نو اور سری اور
چمڑے میں اور لکڑی کے روجھون میں اور گھاس کے بولوں میں مگر ان

پھل میں سلم درست نہیں کیونکہ ان میں بگڑ جانیکا شبہہ ہے اور بیشتر
درست نہیں کہ ناپنے کی درستی ایسی چیز مقرر کریں جسکی مقدار معلوم
نہو مثلا یوں کہے کہ زید کے ہاتھ سے ناپ لینگے یا فلانی برتن سے
ناپ لینگے کیونکہ شاید کسی وقت تک گر وہ برتن یا زید مر جاوے تو پھر
جھگڑا ہوگا مسئلہ شرطیں صحت سلم کی وہ ہیں کہ عقد میں بیان ہو سکے
چاہیں ایک تو جنس کا بیان کہ گیہوں کی چاہئیں یا جو دوسری
نوع کا بیان جیسے رانی ہونگے یا چاہی تیسری صفت کا بیان کہ
اچھے ہونگے یا برے چوتھی مقدار کا بیان کہ ناپ تول میں اتنی
ہوں پانچویں مدت کا کہ اتنی دنوں کی بعد لینگے اور پہلی کم تر مدت
ایک مہینا ہے اور زیادہ کا اختیار ہے چھٹی راس المال کی مقدار
کہ کتنا دیا جاوے گا ساتویں اس جگہ کا نام جہاں سلم کی چیز ادا کی

جاوی بالشرط کہ اس جگہ تک پہنچا دیں کچھ بار برداری بڑی ہو اور نہ ہو
جگہ بیچ نام کی بیع جائز نہیں جہاں معاملہ ہوا ہو اسی جگہ مسلم کی چیز
حوالہ کیجاوی   سلم باقی رہنی کے واسطی یہ شرط رہی کہ جس شہر
سے سلم کی ہی اسکا قبضہ اس مال پر اسی مجلس میں ہو جاوی
اور نہیں تو سلم نہیں رہیگی مثلاً یوں کہا کہ ہم سو روپیہ دیتی ہیں
تم ہمسے جو چاہو مال مثنی کی بعد دینا اور دوسری شخص نے اسکو
منظور کیا مگر اس مجلس میں شخص اول نے اسکو کچھ دیا اور دونو
الگ ہوگئی تو بیع سلم جائز رہی اور اگر تہوڑی روپی دیکر جدا ہوگئی
تو جسقدر نہیں دیا اسقدر کی سلم باقی نہ رہی   تصرف کرنا مال
والی کا مسلم فیہ میں اور دوسری کا راس المال میں قبضہ کرنے سے
پہلی درست نہیں مثلاً ایک شخص نے ایک جوہر میں سلم کیا اور بعد ہمہ کا

کی مرضی سے صحت باطل نہیں ہوتی ۔ مسائل دیگر خرید فروخت [illegible]
نہیں مگر کا بگاڑ اختیاری ہے جو سب بیان ہوئی اور خریدار نے [illegible]
و بعد ملاحظہ کے دوسری کی ایسا سمجھی اور اگر خریدار نے مرضی کا
موافق کسی دوسری کا بگڑا نہیں ہو ہی خریدا تو رد کی [illegible]
درست ہی ۔ بیع صرف اسکو کہتی ہیں کہ دو نو چیزیں
مبادلہ کی ثمن ہوں یعنی چاندی سونا ہوں اس بیع کی صحت کا
واسطی دو چیزیں ضرور ہیں اور ان کا ادا کرنا بھی نہایت ضروری
اول تو یہ کہ جس مجلس میں معاملہ ہو وہی اسی میں باہم قبضہ ہو
یعنی اپنی چیز حوالہ کریں اور وہاں سے [illegible] دوسری یہ کہ اگر مبادلہ کا
دو نو چیزیں ایک ہی جنس کی ہوں تو وزن میں برابر
چاہیں اسکو اگر شرعی مقرر کردی کہ اسکی [illegible]

۴۹

یا کوئی اور چیز دیکر سونا لیا رہ ماشہ کا [illegible] لیا جاوے تو درست ہے
جس شخص کی بار روپیہ چاہیئے تھا بغرض [illegible] [illegible] ہوا
ہو تو اسکا حکم سونے چاندی کا ہے یعنی اس قسم کا روپیہ [illegible] [illegible]
بار روپیہ بدلے میں اگر [illegible] دے تب بھی برابری وزن کا ملحوظ
کیا جاویگا اور اگر برابر نہ ہوگی تو معاملہ درست نہوگا اور اگر سونا
اور چاندی ایک دوسری کی بدلے میں ٹھہری لگا رہے ہیں تو کچھ
مضائقہ نہیں کیونکہ دو جنسیں ہونی سے وزن کی نسبت خالی رہتی ہے
چہرہ دار روپیہ دیکر چلن کا روپیہ لینا اور چلن کا دیکر چہرہ دار
کا لینا اور چلن کی روپیہ کی ساتھ بنا دینا [illegible] ایک صورت میں
درست ہے کہ چلن کا روپیہ تول میں کم ہو اور چہرہ دار اس سے
زیادہ اور اگر دونوں برابر ہوں یا چلن کا روپیہ تول میں زیادہ ہو

تب سے حرام ہوگی   بعض روپیوں کی بہت بنی کی ہوتی ہیں اور
بعض کم کی جیسا کہ تول میں جب ایسا ہوتی ہیں تو ان کی مساوات میں بھی
کا بیسا دینا ہرگز درست نہیں بلکہ بعضی روپیہ کسی جگہ کی ایسی ہوتی
ہیں کہ ان کی چاندی اچھی ہوتی ہی تب ہی لوگ ویسی روپیوں کو
زیور وغیرہ کی بنوانی کی واسطے بدلا کرتی ہیں بس اگر وہ روپیہ تول
میں زیادہ ہو تو بدلائی دینی مضائقہ نہیں ورنہ بیع باطل ہوگی
مگر حیلہ اس کی جواز کا یہ ہی کہ اس روپیہ کی ساتھ ہر طرف سی
کچھ کوڑیاں بھی لی لی تاکہ چاندی کی عوض چاندی ہو جاوی
اور پیسا کوڑی بٹی کی بدلہ میں دیا جاوی   ایک [illegible] کہ جس کا [illegible]
سو روپیہ کا ہی یعنی سو روپیہ کی چاندی اسمیں لگی ہی دو سو روپیہ
کو مول لینی سی اور سو روپیہ بائع کو دینی تو یہ سو روپیہ [illegible]

کہ ان دونوں کی مقدار مختلف ہیں کیونکہ وہ دونوں کیلی میں تو صحیح ہیں ہی
مگر ادھار بیچنا حرام ہی ثابت ہوں بیچ کہ جس جانے گیہوں بونے کا
اور جس زمین کے بیچ جس پیمانے جنس بیچینگی اور اگر صرف جنس
متحد ہو تب بھی ادھار بیچنا درست نہیں شلا ایک تھان گز کا
بدلے طور کسی شخص کو دے کہ ہم ایک مہینے میں ایسا ہی تھان
لے لینگے تو یہ بھی درست نہیں   جس خبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے زیادتی حرام کی ہو وزن کی راہ سے تو وہ جز ہمیشہ وزنی
رہیگی گو آدمیوں نے اوسکا وزن چھوڑ دیا ہو جیسے چاندی سونا
وغیرہ اور جس خبر میں پیمانے کی راہ سے حرمت زیادتی کی ارشاد
فرمائی ہو وہ ہمیشہ کیلی رہیگی گو لوگوں نے ناپنا ترک کر دیا ہو
جیسے گیہوں جو وغیرہ اس سے یہ بات سمجھی گئی کہ اگر گیہوں کو وزن

وزن اگر گرفتنی میں وزن کی شرط ہو [illegible] بھی صحیح درست ہوگا
اس لیے کہ ایسی شکل میں مشابہ [illegible] قسم کی ایسی اجناس میں
جیسی آٹھ میں دوسری قسم کی وہ شئی ہے جنکے کہ برابر وزن میں دو
برابر میں فرق ہو لازم آویگا۔ دیکھا حال آپکا بیان مبارک
سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ لوگوں کی عادت کی موافق بیچی جاوے
گی۔ یہ مسئلہ موافق متون کی ہے اور یہی مذہب ہے امام
ابو حنیفہ اور امام محمد رح کا اور امام ابو یوسف رح کی نام روایت مطلقاً عرف
کا اعتبار ہے اور در مختار میں کافی سے نقل کیا ہے کہ فتوی امام ابو یوسف
رح کا کی قول کی ہے موافق ہے یعنی جو چیزیں زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں کیلی ہوں جیسے گیہوں جو وغیرہ اور اب لوگوں کی عرف میں وزنی
ہو گئی ہوں تو وہ وزنی ہو جاوینگی اور جو شے [illegible]

کلکتہ میں وہ بچارہ دس روپیہ مہینہ ہی لیکر خرچ کرتا ہی

اور ادائی وقت بارہ بھر ہای اور جو لوگ مہاجن سی قرض

لیتی ہیں اور جانتی ہیں کہ سود دینا پڑی اور کسی حیلہ سی

مہاجن کو ربا دینے جاوی نہ دیوی ہیں ایسا ہی کچہ حیلہ کرتی

ہیں مثلا پہلی سی ٹہرا لیتی ہیں کہ ہم فیصدی ایک روپیہ سود دیگی

اور بارہ مہینی میں ان روپیوں کو ادا کرینگی پس مہاجن سی

سو روپیہ تو قرض لیتی ہیں اور ایک دو مال کو جسمیں روپیہ

رہتی ہیں بارہ کی بدلی لیتی ہیں پس مہاجن ایک سو بارہ پوری

لیتا ہی تو اس طرح حیلی سی جائز ہیں بہت پرہیز رکھا ہی

اف ام بیع سی ایک قسم بیع وفا کی وہ یہ ہی کہ آدمی

اپنی گہر اس طرح بیچی کہ اتنی عرصہ میں ہم روپیہ ادا کرینگی اپنی

شفیع تین طور ہیں ایک تو وہ کہ خود مبیع میں شریک ہو جیسے
ایک گھر کہ دو مالک ہوں اسکا حصہ تقسیم نہ ہوا ہو ایک کا حصہ بیچے اور
دوسرا شفیع ہو دوسرے ایسے شفیع کو خلیط مبیع کا کہتے ہیں اور سب
شفیعوں سے مقدم یہی شفیع ہوتا ہے یعنی اسکی دعوی کے سامنے
اور کسی کا دعوی پیش نہیں چلیگا دوسرا شفیع وہ جو مقدم کے بعد ہو یا
جیسے کسی حق میں شریک مثلاً دو آدمی جنکی گھر جدا جدا ہیں مگر دروازہ
انکی ایک خاص بند کوچہ میں واقع ہیں اور رستہ دونوں کا شریک
ہے یا گھر ایک ہی تھا بیچ میں دیوار اوٹھا کر اور دروازہ لگا کر
دو کر لئے اور رستہ مشترک ہے دیا تو یہ دونو ایک دوسرے کی
مکانکی شفیع ہیں دوسرے قسم کی اور ایسے شفیع کو حق مبیع کا خلیط
کہتے ہیں یا یہ کہ ایک جائداد کوئی نالا ہے کہ اسمیں سے چند لو

لوگ خاص اپنی زمینونکو پانی دینی مین تو بھی لوگ جنھی ایک دوسری
کی زمین کی حلیہ حق بیع کہلاتی ہین اور یہ قسم پہلی قسم کی ساتھ
شفعہ نہین لی سکتی مسری قسم دوسری یہ کہ شفعہ ہمسایہ مین ہو جاتی
اور دروازہ ایک کا ایک کوچہ مین ہی اور دوسری کا دوسری کوچہ
مین دونو کا ایک کوچہ مین یا دونو کا ایک کوچہ مین جو کہ وہ کوچہ
نافذ ہی یعنی بند نہین سب لوگونکی آمد و رفت وہانکو ہی تو ایسے
شفیع کو جار ملاصق یعنی ہمسایہ متصل کہتی ہین اور اسی قسم کا شفعہ
پہلی دونو قسمونکی سامنی شفعہ نہین پاسکتا اگر ایک شخص کی
طرف کی کڑیان دوسری آدمی کی دیوار پر رکھی ہین یا دیوار پر
کوئی لکڑی رکھی ہی کہ وہ ان دونونکی بیچ تو اس طرح پر بھی جار
ملاصق ہی پہلا دیکھا اتنی شرکت سی شریک حق مبیع نہین ہو سکتا

سے مقدم ہو و لیکن بشرطیکہ ان دونوں صورتوں سے اسکی قسم کو
شفعہ مثلاً ایک کوچہ غیر نافذہ میں چند لوگ رہتے ہیں شریک ہیں اور
کوئی مکان انہیں سے فروخت ہوا تو دعوی شفعہ کا ہر ایک کو
پہنچ سکتا ہے مگر جو شخص اس مکان کا جار ملاصق ہے ہو اور شریک
حق مبیع ہی تو وہ اور شرکا حق مبیع پر مقدم نہ ہوگا کوچہ
غیر نافذہ میں اگر کوئی شخص ایسی طرح رہتا ہو کہ اسکا دروازہ مکان
مبیع کی دروازہ کی سامنے ہو تو یہ ہی شریک حق مبیع کا ہی
مگر کوچہ نافذہ میں ایسا شخص شفیع نہیں ہو سکتا کوچہ غیر نافذہ میں
جو لوگ اندر کی طرف رہتے ہوں وہ سب کی راستہ کی شریک
او خلیط حق مبیع ہوتے ہیں اور جو اس سرے پر رہتے ہیں کی طرف
رہتے ہیں وہ اندر والوں کی شفیع خلیط حق مبیع نہیں ہو سکتے لیکن

بھی اگر طالب ہوگا تو اسکا حق دلوایا جاویگا بھی اگر غائب دو چار
ایک قسم کی شفیع ہیں تو آدھا حق ملیگا اور اگر غائب ایک قسم کا ہی تو سب
ملیگا اور اگر ادنی بھی تو کچھ نملیگا ۔

شفعہ کا طلب کرنا بعد بیع کی ہوتا ہی اگر ایک آدمی نی کہا کہ جب
ہماری گہر کی پاس کا یہ مکان بکیگا تو ہم اس میں دعوی شفعہ
نکرسکی جسکا دل چاہی لی لی اور بعد اس قول کی وہ گہر بکا اور
اس شخص نی دعوی کیا تو درست ہی اسکا انکار قبل بیع کی اثر
نہوگا   حق شفعہ کی طلب کرنمیں مسلمان اور کافر برابر ہیں
دونو وعدہ دار ہوسکتی ہیں   شفعہ کا طلب کرنا تین طرح کا
ہوتا ہی ایک تو یہ ہی کہ جس وقت بیع کی خبر سنی اسی مجلس میں
ایسے الفاظ کہی کہ جس سی معلوم ہو کہ حق چاہتا ہی مثلا کہی کہ میں

شفعہ چاہتا ہوں یا میں شفیع ہوں اس طلب کو طلب مواثبت
یا مبادرت کہتے ہیں یعنی اُسی مجلس میں فوراً طلب کی الفاظ
سنتے ہی اور اگر اس طرح کی طلب نکریگا تو دعوی شفعہ جاتا رہیگی مثلا اسے
خبر سنے کہ فلانا گہر ہماری مکان کی پاس کا فروخت ہوا اور فلانے لیا
لیا اور شکر حق بیوا کہ کیا عجب اس مجلس سے اٹھ گیا تو شفعت
کہنے لگا کہ میں شفعہ چاہتا ہوں تو دعوی معتبر ہو کا اسی طرح
اگر شفیع خبر بیع کی سنتے اور بایع سے ملنے ہو کر کہے دس پندرہ
زیادہ لیوا اور مجکو دیدوا اور ذکر شفعہ سے لینے کا نکریگا تو شفعہ
جاتا رہتا ہے بعد اس طلب کے دوسری طلب یہ ہے کہ اگر
مبیع بایع کی قبضہ میں ہو تو بایع کی سامنے اور نہیں تو مشتری کے
سامنے یا مبیع پر جا کر طلب شفعہ کرے اور لوگونکو گواہ کرے کہ

کہ میں پہلی ہی دعوی شفعہ کا رکھتا ہوں اور اب بہر کہتا ہوں
کہ بہ خبر میں ہو گا تم گواہ رہنا اس طلب کو طلب اشہاد
اور طلب تقریر کہتے ہیں حتی الامکان اس طلب کے بھی فوری شرط
اور نہیں تو دعوی اصح نہ ہو گا شفیع اس سفر میں جس میں بیع کی
سنی اور اسی وقت طلب مواثبت کی مگر مشتری کی سامنے
بائع یا جا کر نہیں کہہ سکتا تو اس صورت میں اگر قاصد یا خط
وسیلہ سے مشتری کو اپنی دعوی شفعہ کی خبر کر سکی تو خبر دار
کر لی جائے اور طلب پر گواہ کر دینے چاہئیں اور با وجود امکان
خبر کی اگر دیدہ و دانستہ خط نہ بھیجے گا یا قاصد روانہ نہ کریگا اور
طلب پر گواہ بھی نہ کریگا تو دعوی صحیح نہ ہو گا لیکن اگر شخص
کی طلب مبادرت کی اور قبضہ والی کے سامنے یا بائع بہر جا کر

بھی طلب کی مگر گواہ نہیں کی تو اس صورت میں شفعہ باطل ہو گا
تیسری طلب یہ ہی کہ حاکم کی یہاں جا کر دعوی کری کہ فلانی
شخص نے فلانا مکان مول لیا ہی اور میں اسکا شفیع ہوں اپنا
فلانی مکان کی جہت سی تو امیدوار ہوں کہ وہ مکان مجکو دلواد
اور اس طلب کو طلب تملیک کہتی ہیں اور اس طرح کی طلب نے تاخیر ہو تو بھی
شفعہ باطل نہیں ہوتا جب حاکم کی یہاں اس طرح کی طلب در پیش ہو
تو حاکم شفیع کی مکان مملوکہ کی تحقیقات کری کہ واقعی اسکی ملک ہی
یا نہیں اور جب ملکیت ثابت ہو جاوی تو پھر مشتری کا خریدنا یعنی
شفعہ کو ثابت کری اگر درحقیقت اسنی خرید ہو اور دعوی
شفعہ بھی صحیح ہو تو مشفع کو وہ گھر دلوادی اور اسکا ثمن شفیع سے
لیکر مشتری کو حوالہ کری اگر ثمن کی ملنی میں شفیع سی کچہ تاخیر ہو جاوی

اور شفعہ میں جو حق شفیع کو ملتا ہے کہ اسکا حکم بیع کا سا ہے یعنی جیسا عیب
اور رویت میں جیسا کہ مشتری کو ہر مسئلہ میں ویسا ہی شفیع کو بھی
ملیگا مگر اسمیں خیار شرط نہیں ہوتا اگر بائع کی [illegible]
کو بچانا تھا اور بیع سو روپیہ کو مشتری کو چھوڑ دی تو اب شفیع بھی [illegible]
سو روپیہ کو لیگا اور اگر بائع کی [illegible] معاف کردیا یا مشتری نے
بائع کی جگہ جسقدر دی ان صورتوں میں شفیع کو اسی قدر دینی ہوگی
اگر مشتری نے زمین لولیا اور اسمیں کوئی مکان بنوایا
یا درخت لگوائے تو شفیع کو اختیار ہے چاہے مکان اور درخت کی
قیمت دیکر مشتری کو راضی کرکے انکو بھی لیلے یا مشتری سے
کہدے کہ اپنی چیز یہاں سے اٹھا لیجاؤ مشتری نے زمین لی
کہ اسمیں کچھ درخت تھے اور بیع کے بعد ان پر پھل آئے

اور یہ شفیع نے دعوی کیا کہ یہ زمین لی لی تو پہل و غیرہ کا حق
مشتری ہی کا ہے اور اگر بیع کی پہلے سے مانگی ہوتی نہیں ہے اور مشتری نے
اسکو توڑ دیا یا ہبہ کیا تو شفیع اسکا مول مشتری سے لیگا
مشتری نے زمین خریدکر اسکو مسجد بنا دیا یا وقف کر دیا
یا ہبہ کر دیا یا اسی طرح کا کوئی اور تصرف کیا تو شفیع اسکی سب تصرفات
کو اوٹھا دیگا اور وہ زمین نہ مسجد رہیگی اور نہ ہبہ ہوگی اور
علی ہذا القیاس — بیع فاسد میں شفعہ نہیں ہوتا مثلا کسی نے
ایک گھر مول لیا اس شرط پر کہ بائع مہینے ایک [illegible] رہا کریگا
کریگا تو اس صورت میں شفیع کو دعوی شفعہ نہیں پہونچتا کیونکہ اس طرح کی
بیع میں احتمال فسخ کا ہوتا ہے ہاں اگر مشتری نے بیع فاسد کے
کوئی ایسا تصرف بیع میں کیا جس سے فسخ کا احتمال جاتا رہے تو [illegible]

اسوقت شفیع دعویٰ کرکی لی سکتا ہی ... شفعہ نہیں ہوتا
کشتی کے بکنی میں اور دیوار اور درخت کی بیع میں جو بدون
زمین فروخت ہوں اور اوس میں بھی جو صدقہ کیجاوی یا ہبہ
بدون عوض کیجاوی یا کوئی مکان نصہ کابین یا مشاعا دی
یا مزدوری میں لگا دیا جاوی یا خلع میں یا صلح میں دیا جاوی اگرچہ
اوس مکان کی عوض کچھ روپیہ بھی طرف ثانی کو دینا پڑی ان
سب صورتوں میں شفعہ نہیں ہوتا اگر مکان جو ہبہ کیا جاوی اور
اس ہبہ پر عوض بھی لیا جاوی تو اس مکان میں شفعہ ہوگا
جو شخص بائع ہو اصالتاً یا وکالتاً وہ خود اس بیع کو کبھی شفعہ نہیں
لی سکتا اور اسیطرح وہ آدمی بھی نہیں لی سکتا جو بائع کی طرف
سی ضمانت کی ہو یعنی مشتری سی کہا ہو کہ اگر یہ زمین کسی دوسری کی

ثابت ہو جاوے کی تو ہم تعداد بارہ روپیہ بائع سے مشتری واپس لیگا اور جو
شفعہ میں ہو بجنسہ اوس سے ادا کی گو موضع کی کہہ دی گئی کہ [illegible]
شفعہ کا نہیں ہم نہیں لیتی اس کتنی کو شرح میں تسلیم شفعہ
کہتی ہیں — اگر شفیع مکان مشفوع کو مشتری سے کرایہ لی
بابت طور خود خرید ہی کی و درستی حیلا دی شلا کی کہ تم نے جتنی
کو لیا ہی اس سے دس ہزار روپیہ زیادہ کو دی ڈالو تو
اسکا شفعہ جاتا رہیگا — قاعدہ کلیہ شفیع کی شفعہ جاتا رہنے کا یہ ہی
کہ شفیع کی ایسی حرکت جس سے یہ معلوم ہو کہ اسکو رغبت
خریداری میں شفعہ کو ساقط کر لی ہی — شفیع نے مشتری سے
حق شفعہ پر کچھ تنکہ صلح کر لی تو شفعہ جاتا رہا اور جو مال لیا ہی
وہ واپس کرنا پڑیگا اور یہی حال ہی اگر شفعہ کو کسے دوسرے کو ہاتھ

کی شفعہ لی تو اسکی [illegible] حصہ کی شفعہ کہا ہی
اسکو بھی تامل بیع کا ہی پس [illegible] کی اس غلبہ کو دعویٰ شفعہ پہنچیگا
کیونکہ پہلی بیع میں شفعہ تسلیم کر چکا تھا [illegible] حق شفعہ کر شفیع کا ثابت
ہوجاوے تو حیلہ کرنا اس کا نہ [illegible] دوسری [illegible] پس ایسی
نذر کر کی کہ شفیع اسکا نہ ہووے امام ابو یوسف کی نزدیک جائز ہی
اور یہی اسطرح کا ہی ہیں اول بیع میں سے مکان کی ایک گز یا دو گز
زمین مشتری کی ہاتھ بیچا ہی اور پیچھے سارا مکان اسکی ہاتھ بیچ
کریکا چنانچہ بعض تو شفیع پس لے نہیں لے سکتا ہی کیونکہ بیع پہلی اسکا
مکان کسی طرف متصل نہیں بلکہ چاروں طرف بائع کا مکان ہی اور
دوسری عقد میں اسواسطے نہیں لے سکتا ہی کہ مشتری پہلی عقد کے
باعث سے شریک ہو گیا ہے بیع میں [illegible] کی ہوتی ہی اور [illegible] نہیں